تیسری جنس کے احکام کے بارے میں
ایک معلوماتی رسالہ

ہیجڑوں کے احکام

علامہ محمد اکمل عطا قادری عطاری

مکتبہ اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ مزنگ لاہور

(انوار) - لی - مئی 2006ء

تیسری جنس کے احکام کے بارے میں

ایک معلوماتی رسالہ

ہیجڑوں کے احکام

حضرت علامہ مولانا محمد اکمل عطا قادری عطاری

﴿مدظلہ العالی﴾

ناشر

مکتبۂ اعلیٰ حضرت جناز گاہ مزنگ لاہور

786
92

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

عنوان ——— ہیجڑوں کے احکام

مصنف ——— علامہ محمد اکمل عطا قادری
عطاری مدظلہ العالی

صفحات ——— 24

ہدیہ ——— 12 روپے

اشاعت اول ——— اکتوبر 2000ء

ناشر :۔ مکتبہ اعلیٰ حضرت سرائے مغل جنازہ گاہ مزنگ لاہور

﴿لاہور اور کراچی میں ہماری کتب ملنے کے چند پتے﴾

سنی کتب خانہ ستا ہوٹل دربار مارکیٹ لاہور	مکتبہ زاویہ دربار مارکیٹ ستا ہوٹل لاہور
رضا ورائٹی ہاؤس دربار مارکیٹ لاہور	مکتبہ فیضانِ عطار اندرون ٹاقب پلازہ خانیوال
اسلام بک ڈپو گنج بخش روڈ لاہور	مکتبۃ المدینہ شہید مسجد کھارادر کراچی
مکتبۃ المدینہ دربار مارکیٹ لاہور	ضیاء الدین پبلی کیشنز شہید مسجد کھارادر کراچی
ضیاء القرآن پبلی کیشنز گنج بخش روڈ لاہور	مکتبۃ المدینہ امین پور بازار فیصل آباد

اسٹال مکتبہ اعلیٰ حضرت : ہر جمعرات بعدِ نماز عشاء سوڈیوال اجتماع ﴿لاہور﴾

اسٹال مکتبہ اعلیٰ حضرت : ہر ہفتہ بعدِ نماز مغرب فیضانِ مدینہ اجتماع ﴿کراچی﴾

﴿پہلے اسے پڑھئے﴾

"مجلسِ ثالث" کے موضوع پر تحریر کردہ "اپنی نوعیت کا نادر و واحد رسالہ" آپ کے پیشِ نظر ہے۔ شائد اس رسالے کا عنوان دیکھتے ہی آپ کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہوا ہو کہ "آخر اس قسم کے موضوع پر تحریر کی کیا ضرورت پیش آگئی تھی؟"....... یقیناً فطری تقاضے کے تحت یہ سوال پیدا ہونا بھی چاہیئے۔ کیونکہ یہ فطرتِ انسانی ہے کہ جس چیز کی اسے ضرورت نہ ہو اس کے بارے میں اسی قسم کے خیالات واحساسات وسوالات میں کھو جاتا ہے۔ اس سوال کے جواب کے سلسلے میں عرض ہے کہ "یہ رسالہ کئی امور کو پیشِ نظر رکھ کر تحریر کیا گیا ہے۔ مثلاً

(ا) اللہ تعالیٰ نے اپنی "قدرت وصناعت کی عظمت" کا اظہار فرمانے کے لئے قرآنِ پاک میں جا بجا مقامات پر، مختلف طریقوں سے اپنی پیدا کردہ مخلوق کے بارے میں غور و تفکر کی دعوت دی ہے، چنانچہ "سورۂ غاشیہ" میں ارشاد فرمایا، "اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ۞ وَاِلَى السَّمَآءِ كَيْفَ رُفِعَتْ۞ وَاِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ۞ وَاِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ۞" تو کیا اونٹ کو نہیں دیکھتے، کیسا بنایا گیا اور آسمان کو، کیسا اونچا کیا گیا اور پہاڑوں کو، کیسے قائم کئے گئے اور زمین کو، کیسی بچھائی گئی۔

﴿ترجمہ کنزالایمان پ ۳۰ ع ۱۷﴾

☆ سورۂ انعام میں مزید ارشاد ہوا، "اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى ؕ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ؕ" بے شک

اللہ تعالیٰ دانے اور گٹھلی کو چیرنے والا ہے، زندہ کو مردہ سے نکالنے اور مردہ کو زندہ سے نکالنے والا۔ ﴿ترجمۂ کنزالایمان، ۹۵، پ ۷﴾

علاینه :۔ مردہ کو زندہ سے نکالنے کی مثال جیسے، جاندار سبزہ کو بے جان دانے اور گٹھلی سے۔ انسان اور حیوان کو نطفہ سے۔ اور پرندے کو انڈے سے۔ "زندہ کو مردہ سے نکالنے کی مثال جیسے، جاندار درخت سے بے جان گٹھلی و دانہ۔ انسان و حیوان سے نطفہ۔ اور پرندے سے انڈہ۔ ﴿تفسیر خزائن العرفان﴾

☆سورۂ نحل میں ارشاد فرمایا، "**وَاِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ط نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهٖ مِنْۢ بَيْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ** ☆اور بے شک تمہارے چوپایوں میں نگاہ حاصل ہونے کی جگہ ہے، ہم تمھیں پلاتے ہیں اس چیز سے جو ان کے پیٹ میں ہے، گوبر اور خون کے بیچ میں سے خالص دودھ، گلے سے سہل اترتا پینے والوں کے لئے۔

﴿ترجمۂ کنزالایمان، ۶۶، پ ۱۴﴾

علاینه :۔ خزائن العرفان میں "**خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ**" کے تحت ہے کہ "جس میں کوئی شائبہ کسی چیز کی آمیزش کا نہیں، باوجود یہ کہ حیوان کے جسم میں غذا کا ایک ہی مقام ہے، جہاں چارہ گھس بھوسا وغیرہ پہنچتا ہے، اور دودھ، خون، گوبر سب اسی غذا سے پیدا ہوتے ہیں، ان میں سے ایک، دوسرے سے ملنے نہیں پاتا۔ دودھ میں نہ خون کی رنگت کا شائبہ ہوتا ہے نہ گوبر کی بو کا۔ نہایت صاف لطیف بر آمد ہوتا ہے، اس سے حکمتِ الٰہیہ کی عجیب کاری ظاہر ہے۔

یقیناً اس دعوتِ غور و فکر کا قبول کرنا "بندگی و عبادت" میں شامل و داخل

ہے۔ تیسری جنس بھی اللہ تعالیٰ کی قدرت وعظمت کی ایک عظیم نشانی ہے۔ اس کے بارے میں مذکورہ پہلو سے غور کرنا بھی، یقیناً باعثِ اجر وثواب ہوگا۔ اور اس اجر وثواب کے حصول میں یہ رسالہ بے حد اہم کردار ادا کرے گا۔ جیسا کہ مطالعہ فرما کر معلوم کیا جاسکتا ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

(ii) یہ معلومات "تعلیماتِ اسلامی" میں موجود وصفِ کمال کی روشن دلیل ہیں۔ دیگر ادیان میں سے کوئی ایک دین بھی ایسا نہ ملے گا کہ جس میں اس جنس سے متعلق اس قدر جامع وکامل معلومات واحکام موجود ہوں، یہ صرف مذہبِ اسلام کا خاصہ ہے کہ جو اس بارے میں ہمیں کسی بھی پہلو سے تشنہ نہیں چھوڑتا۔ سمجھ دار مسلمان بھائی ان معلومات کے ذریعے غیر مسلموں کو "اسلام کی تعلیمات کے کامل ہونے کے اقرار" اور "اپنے دین کی معلومات کے ناقص ہونے کا اعتراف" کرنے پر مجبور کر سکتے ہیں۔

(iii) اس رسالے کا مطالعہ، صاحبِ مطالعہ کو، اللہ تعالیٰ کی "نعمتوں کے اعتراف" اور "ان کے شکر" کی جانب مائل کرنے میں بھی موثر کردار ادا کرے گا۔

(iv) یہ رسالہ مسلمان بھائیوں اور بہنوں کو بہت سے گناہوں کی معرفت، ان سے توبہ اور محفوظ رکھنے کے سلسلے میں بھی اہمیت کا حامل ہے۔

(v) جس مسلمان کے ہاں اس قسم کی اولاد پیدا ہو جائے، اسے ان کے بارے میں پوری معلومات ہونی چاہئیں تاکہ ان کے کسی شرعی حق کے بارے میں کوتاہی کے مرتکب نہ ہو جائیں۔

بعض دیگر مقاصد، ان شاء اللہ عزوجل مطالعہ کے بعد خود خود سمجھ میں آجائیں گے۔ فی الحال جتنی باتیں درج کی گئیں، ان کی روشنی میں بآسانی فیصلہ کیا جاسکتا ہے کہ "اس رسالے کو تحریر کرنا فائدے سے خالی ہے یا نہیں؟"

اس جنس کے بارے میں معلومات کو سوالاً جواباً درج کیا گیا ہے، جس کے باعث نفسِ مسئلہ کا جاننا اور یاد رکھنا بے حد آسان ہوگا۔ ان شاء اللہ

اللہ تعالی اس تحریر کو تمام مسلمان بھائیوں اور بہنوں کے لئے نافع بنائے اور اسے اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرمائے۔ امین بجاہ النبی الامین ﷺ

خادمِ مکتبہ اعلیٰ حضرت (قدس سرہ العزیز)

محمد اجمل عطاری

۱۴ جمادی الثانی ۱۴۲۱ھ

بمطابق 13 ستمبر 2000ء

"قابلِ رشک خواتین"

بارگاہِ الٰہی کی مقبول خواتین کے ایمان افروز واقعات اور ان سے حاصل ہونے والے نصیحت و عبرت کے بے شمار پھولوں پر مشتمل ایک بہترین تالیف ہے۔ بلا مبالغہ موجودہ دور کی اسلامی بہنوں کی اصلاح کے لئے ایک بابرکت و بے نظیر تحریر ہے، جس کا اندازہ پڑھنے کے بعد ہی لگایا جاسکتا ہے۔

مؤلف

علامہ محمد اکمل عطا قادری عطاری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صلی اللہ علی محمد.............................صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ تبارک وتعالیٰ نے بنی نوع انسان کو تین جنسوں میں تقسیم فرمایا ہے۔ جن میں سے،

﴿ایک﴾ کو مرد،

﴿دوسری﴾ کو عورت اور

﴿تیسری﴾ کو ہیجڑے یا مخنث یا خنثیٰ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

اس تیسری جنس کے بارے میں اتنا تو ہر مسلمان جانتا ہے کہ یہ تیسری جنس ہے، لیکن ان کے بارے میں بعض معلومات ایسی بھی ہیں کہ جن کا جاننا کئی لحاظ سے ہر عاقل وبالغ مسلمان مرد وعورت کے لئے ضروری تھا۔ ہماری اکثریت ان سے بالکل ناواقف ہے، جس کے باعث کئی قسم کے گناہوں کی نحوست، انھیں اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے، اور بد قسمتی سے علمِ دین سے بے بہرہ ہونے کے باعث ان خطاؤں پر توبہ کی توفیق بھی نصیب نہیں ہوتی۔

اس جنس کے بارے میں دیگر معلومات کا جاننا کیوں ضروری ہے؟ اس کا جواب حاصل کرنے کے لئے درجِ ذیل معلومات کو خوب غور وتفکر سے پڑھئے اور اللہ تعالیٰ کی قدرت وعظمت کے اعتراف کے ساتھ ساتھ اپنا محاسبہ بھی فرماتے جایئے۔

سوال نمبر 1 :۔

مخنث وخنثیٰ کسے کہتے ہیں؟

جواب :۔

شرعی اعتبار سے مخنث کی تعریف یہ ہے کہ، "**هُوَ شَخْصٌ لَهُ آلَتَا الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ أَوْ لَيْسَ لَهُ شَيْءٌ مِنْهُمَا أَصْلاً**۔ یعنی مخنث وہ شخص ہے کہ جس کے لئے بیک وقت مردوں اور عورتوں، دونوں کی طرح کی شرم گاہ ہو" یا "ان دونوں میں سے اصلاً کوئی بھی نہ ہو۔" ﴿کتاب التعریفات للجرجانی﴾

شیخ الاسلام ابو بکر بن علی بن محمد (رحمہ اللہ) فرماتے ہیں، "**وکذا اذا لم یکن له فرج ولاذکر ویخرج الحدث من دبره او من سرته**۔ یعنی اسی طرح وہ شخص بھی مخنث ہے کہ اس کے لئے دونوں شرمگاہوں میں سے کوئی نہ ہو اور گندگی اس کے مقعد یا ناف سے خارج ہو۔" ﴿جوہرہ نیرہ﴾

علامہ شیخ محی الدین ابو زکریا یحیی بن شرف نواوی (قدس سرہ العزیز)، شرح صحیح مسلم میں ارشاد فرماتے ہیں، "**وَهُوَ الَّذِيْ يُشْبِهُ النِّسَاءَ فِي أَخْلَاقِهِ وَكَلَامِهِ وَحَرَكَاتِهِ**۔ یعنی مخنث وہ مرد ہے کہ جو عورتوں سے ان کی عادات و کلام و حرکات میں مشابہت رکھتا ہو۔"

سوال نمبر 2 :۔

یہ مرد ہوتے ہیں یا عورت؟

جواب :۔

نابالغی کی حالت میں ان پر مرد یا عورت کا حکم لگانے میں "ان کے پیشاب کرنے کے مقام" کا اعتبار ہوگا، جیسا کہ

ابنِ عدی نے "کامل" میں حضرت ابنِ عباس (رضی اللہ عنہما) سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ "انھیں (یعنی مخنثوں) کو وارث ٹھہرانے میں کس چیز کا اعتبار کیا جائے ؟ (یعنی انھیں مردوں کا حصہ دیا جائے گا یا عورتوں کا") آپ نے ارشاد فرمایا، "**من حیث یبول**۔ یعنی یہ جس جگہ سے پیشاب کریں۔" چنانچہ اگر یہ مردوں کی شرم گاہ سے پیشاب کریں تو مرد، ورنہ عورت ہیں۔

اور بالفرض اگر دونوں سے پیشاب کرتے ہیں تو دیکھیں گے کہ کس سے پہلے باہر نکلتا ہے، جس سے پیشاب پہلے باہر نکلے، اسی کے مطابق حکم ہوگا۔

اور اگر دونوں سے ایک ساتھ نکلتا ہے، تو اب امامِ اعظم (رضی اللہ عنہ) کے نزدیک یہ "خنثیٰ مشکل" ہے۔ (یعنی ایسا خنثیٰ کہ جس کے مرد یا عورت ہونے کا معاملہ مشتبہ ہے۔) جب کہ صاحبین (یعنی امام اعظم کے دونوں شاگرد یعنی امام ابو یوسف اور امام محمد (رحمہما اللہ)) کے نزدیک قلت و کثرت کا اعتبار ہوگا، یعنی جس شرم گاہ سے زیادہ پیشاب خارج ہوگا اسی کے مطابق حکم لگایا جائے گا۔

اور حالتِ بلوغ میں مردوں یا عورتوں کی علامات کا اعتبار کیا جائے گا۔ چنانچہ اگر ان کی داڑھی نکل آئے۔۔۔یا۔۔۔انھیں احتلام ہو تو مرد، اور اگر انھیں حیض آئے۔۔۔یا۔۔۔ان کے پستان ظاہر ہوں۔۔۔یا۔۔۔کسی سبب سے حمل ٹھہر جائے، تو یہ عورت ہیں۔

اور بالفرض اگر بالغ ہونے کے بعد ان میں کوئی بھی علامت ظاہر نہ ہو۔۔۔یا۔۔۔علامات میں تعارض پیدا ہو جائے یعنی دونوں قسم کی علامات ظاہر ہوں مثلاً داڑھی بھی نکل آئی اور عورتوں کی مثل پستان بھی، تو اب یہ "خنثیٰ

مشکل" ہے۔ ﴿در مختار، کتاب الخنثی﴾

سوال نمبر 3 :۔

اگر بعد بلوغ یہ خود اپنے بارے میں مرد یا عورت ہونے کا دعوی کریں تو مانا جائے گا یا نہیں؟

جواب :۔

اپنے بارے میں ان کے قول کا اعتبار نہ کیا جائے گا۔ لیکن بعض علماء نے فرمایا کہ مانا جائے گا کیونکہ یہ ایسا معاملہ ہے کہ اس پر ان کے علاوہ، کوئی اور واقف نہیں ہو سکتا۔ "ملتقی" میں ہے کہ ان کا معاملہ مشتبہ ہونے سے پہلے قبول کیا جائے گا، بعد میں نہیں۔ (یعنی اگر ان میں مرد و عورت والی دونوں قسم کی علامات ظاہر نہیں ہوئیں، تو ان کا قول معتبر ہے اور اگر ظاہر ہو گئیں تو نہیں۔) ﴿در مختار﴾

سوال نمبر 4 :۔

ان کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب :۔

علامہ نواوی (قدس سرہ العزیز) فرماتے ہیں، "علماء ارشاد فرماتے ہیں کہ ان کی دو قسمیں ہیں۔

(1) "جو پیدائشی طور پر ہی عورتوں کی مثل ہوں اور وہ عورتوں کے اخلاق اور ان کی طرح زیب و زینت و کلام و حرکات کے پیدا کرنے میں تکلف سے کام نہ لیتے ہوں۔"

چونکہ یہ اس معاملے میں معذور ہیں اور اس سلسلے میں ان کا اپنا کچھ عمل دخل نہیں، چنانچہ نہ تو ان پر کوئی مذمت و ملامت ہے، نہ کسی قسم کا گناہ و عذاب۔

(2) "دوسری قسم وہ ہے کہ جو پیدائشی طور پر ایسے نہ ہوں بلکہ وہ تکلف عورتوں کے اخلاق و حرکات و ہیئت و کلام و زینت کو اختیار کرتے ہیں۔"

یہ قسم قابلِ مذمت ہے اور اسی کے بارے میں صحیح احادیث میں لعنت وارد ہوئی ہے۔ ﴿شرح صحیح مسلم للنواوی﴾

سوال نمبر 5 :۔

وہ کون سی حدیث ہے کہ جس میں اس قسم پر لعنت وارد ہوئی ہے ؟

جواب :۔

حدیث پاک درج ذیل ہے۔

☆ حضرت ابنِ عباس (رضی اللہ عنھما) سے روایت ہے کہ "رسول اللہ ﷺ نے مردوں میں سے ہیجڑوں اور عورتوں میں سے مردوں جیسی بننے والیوں پر لعنت فرمائی ہے اور فرمایا کہ انھیں اپنے گھروں سے نکال دو (یعنی اس قسم کے مخنثوں کو)۔" ﴿ابو داؤد۔ باب الحکم فی المخنثین﴾

ملاحظہ :۔

(1) اس حدیث پاک سے وہ عورتیں بھی عبرت و خوف حاصل کریں کہ جو چلنے پھرنے، لباس و عادات و اطوار میں مردوں سے مشابہت اختیار کرنے کی کوشش میں مصروفِ عمل ہیں۔ فی زمانہ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ معاذ اللہ انسان

اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے مرد یا عورت بنا دیئے جانے پر مطمئن نہیں، کیونکہ مرد، عورت اور عورتیں، مرد نظر آنے کی کوشش میں مصروف اور اس فعلِ قبیح میں خوشی محسوس کر رہے ہیں۔

(2) ہیجڑوں کے متکلف عورتوں سے مشابہت اختیار کرنے پر شفیعِ محشر ﷺ کی ناراضگی پر مشتمل ایک اور حدیثِ پاک ملاحظہ فرمائیے۔

حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ "رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک مخنث کو پیش کیا گیا جس نے اپنے دونوں ہاتھ اور پیر مہندی سے رنگے ہوئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھ کر ارشاد فرمایا، "یہ اس کا کیا حال ہے؟" عرض کی گئی "یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ عورتوں سے مشابہت اختیار کرتا ہے۔" (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ نے اسے (مدینے سے) نقیع کی طرف شہر بدر کر دیا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ "یارسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا ہم اسے قتل نہ کر دیں؟" فرمایا، "مجھے نمازیوں کو قتل کرنے سے منع کیا گیا ہے۔"

﴿ابو داؤد۔ باب الحکم فی المخنثین﴾

﴿اس حدیثِ پاک سے بھی ہمارے ان مسلمان بھائیوں کو درسِ عبرت حاصل کرنا چاہیئے کہ جو بالوں کے اسٹائل، کانوں میں بندے اور ہاتھوں میں شوقیہ مہندی لگانے کے ذریعے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی ناراضگی مول لیتے ہوئے بالکل نہیں گھبراتے۔ نیز شادی بیاہ میں "مہندی کی واہیات رسم" کی شوقین مسلمان بہنوں کے لئے بھی اس میں بہت کچھ موجود ہے۔

کاش! اس حدیث پاک پر غور کی برکت سے کسی مسلمان کا دل چوٹ کھا

جائے.......﴾

سوال نمبر 6 :۔

کیا ہیجڑوں کو گھروں میں بلانا اور عورتوں کا ان کے سامنے بلا پردہ آنا درست ہے ؟

جواب :۔

اس بات کے کامل جواب کے لئے درج ذیل حدیث پاک پر غور کرنا ضروری ہے۔

☆حضرت ام المؤمنین ام سلمہ (رضی اللہ عنھا) بیان کرتی ہیں کہ "ان کے پاس ایک مخنث بیٹھا تھا، اور رسول اللہ ﷺ گھر میں تھے۔ اس مخنث نے حضرت ام سلمہ کے بھائی سے کہا، "اے عبداللہ بن ابی امیہ! اگر اللہ تعالیٰ نے کل تمھیں طائف پر فتح دے دی، تو میں غیلان کی بیٹی کی طرف تمھاری رہنمائی کروں گا، وہ جب سامنے ہوتی ہے تو (صحت کی وجہ سے) اس کے پیٹ پر چار سلوٹیں ہوتی ہیں اور جب وہ پیٹھ پھیرتی ہے تو اس کی (کمر پر) آٹھ سلوٹیں ہوتی ہیں۔" رسول اللہ ﷺ نے اس بات کو سن لیا، آپ نے فرمایا کہ "یہ شخص تمھارے پاس نہ آیا کرے۔"

﴿مسلم ۔باب منع المخنث من الدخول على النساء الاجانب﴾

وضاحت :۔

اس ہیجڑے کا نام "ہیت" تھا۔ اور "غیلان"، طائف کا ایک کافر تھا، بعد میں ایمان لے آئے تھے۔

علامہ بدر الدین عینی (رحمہ اللہ) تحریر فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے اسے یہ فحش گفتگو کرتے سنا تو ارشاد فرمایا، "اے اللہ کے دشمن! تو نے بنت غیلان پر بہت گہری نظر کی ہے۔" پھر آپ ﷺ نے اسے مدینے سے حمی کی طرف جلاوطن کر دیا۔ جب آپ ﷺ دنیا سے پردہ فرما گئے اور حضرت ابو بکر (رضی اللہ عنہ) خلیفہ مقرر ہوئے تو آپ نے اسے دوبارہ مدینے میں داخلے کی اجازت سے انکار فرما دیا، پھر جب حضرت عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) خلیفہ ہوئے تو لوگوں نے آپ کی خدمت میں عرض کی کہ "اب "ہیت" بڑھاپے اور کمزوری کے باعث محتاج ہو گیا ہے۔" یہ سن کر آپ نے اسے مدینے میں داخلے کی اس شرط پر اجازت مرحمت فرمائی کہ "وہ ہر جمعہ لوگوں سے اپنی حاجت کے بارے میں سوال کرے اور (حاجت پوری ہونے پر) دوبارہ اپنے مقام پر واپس لوٹ جائے۔"

﴿عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری۔ جلد ۱۴﴾

اس مقام پر پیدا ہونے والے چند سوالات اور ان کے جوابات حاضر خدمت ہیں۔

﴿1﴾ پہلے اس ہیجڑے کو گھر میں داخل ہونے کی اجازت کیوں دی گئی تھی؟

جواب:۔

اس کا جواب مسلم شریف کی دوسری حدیث میں موجود ہے، جس میں سیدہ عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے ارشاد فرمایا، "**کان یدخل علی ازواج النبی ﷺ مخنث فکانوا یعدونه من غیر اولی الاربة**۔ یعنی ازواج نبی ﷺ

کے پاس ایک مخنث آیا کرتا تھا اور ان کے نزدیک وہ ان لوگوں میں سے تھا کہ جنھیں جنسی خواہش نہیں ہوتی۔"

اس حدیث کے تحت "علامہ نواوی (قدس سرہ العزیز) ارشاد فرماتے ہیں کہ "اس مخنث کا امہات المؤمنین (رضی اللہ عنھن) کے پاس اولاً آنے کا سبب اسی حدیث میں بیان کر دیا گیا ہے کہ اسے بغیر جنسی خواہش والا گمان کیا جاتا تھا اور ایسے شخص کا ازواجِ نبی ﷺ کے پاس حاضر ہونا مباح تھا، لیکن جب اس کا کلام سنا گیا تو معلوم ہو گیا کہ (معاملہ اس کے برعکس ہے یعنی) وہ جنسی خواہش رکھنے والا ہے، چنانچہ نبی پاک ﷺ نے اسے گھر میں داخل ہونے سے منع فرما دیا۔ پس اس حدیث میں مخنث کے لئے عورتوں کے پاس آنے اور عورتوں کے لئے اس کے سامنے ظاہر ہونے کی ممانعت ہے۔" ﴿شرح صحیح مسلم للنواوی﴾

تنبیہ :۔ مذکورہ وضاحت سے معلوم ہوا کہ بعض مخنث جنسی خواہش رکھتے ہیں لہذا ان میں سے ہر ایک کو بغیر خواہش والا گمان کرنا درست نہیں۔ نتیجتاً مسلمان بہنوں کو ان سے محتاط رہنا چاہیئے۔

☆ پہلی حدیثِ پاک کے خلاف اس دوسری حدیثِ پاک کے آخر میں پیارے آقا ﷺ کا 'فرمانِ عالیشان ہے، "**لا یدخل هولاء علیکم**۔ یعنی یہ تمھارے پاس نہ آیا کریں۔"

اس کے تحت علامہ نواوی (قدس سرہ العزیز) ارشاد فرماتے ہیں کہ "اس کلامِ پاک میں اس جانب اشارہ ہے کہ یہ حکم تمام مخنثین کے لئے ہے۔"

﴿شرح صحیح مسلم للنواوی﴾

﴿2﴾ اسے جلاوطن کیوں کیا گیا تھا؟

جواب :۔

علامہ نواوی (قدس سرہ العزیز) لکھتے ہیں، "علماء کرام نے اس کے جلاوطن کیئے جانے کی تین وجوہات بیان کیں ہیں۔

(i) ان میں سے ایک تو وہی کہ جو حدیث پاک میں بیان کر دی گئی کہ ، اس کے بارے میں گمان کیا جاتا تھا کہ وہ بغیر جنسی خواہش والا ہے، لیکن حقیقتاً وہ جنسی خواہش رکھنے والوں میں سے تھا اور اس بات کو چھپاتا تھا۔"

(ii) اس نے ایک عورت کے محاسن اور اس کے ستر کے بارے میں مردوں کی موجودگی میں کلام کیا، حالانکہ اس بات سے منع کیا گیا ہے کہ ایک عورت، کسی دوسری عورت کے اوصاف اپنے شوہر کے سامنے بیان کرے، تو یہ کیسے جائز ہو سکتا ہے کہ ایک مرد کسی عورت کے اوصاف، مردوں کے سامنے بیان کرے؟

(iii) اس کی گفتگو سے ظاہر ہوا کہ وہ عورتوں کے اجسام اور ان کی ستر کے بارے میں اطلاع دیتا ہے، حالانکہ کثیر عورتیں بھی اس پر مطلع نہیں ہوتیں، تو مردوں کے لئے یہ کیسے جائز ہو سکتا ہے؟

﴿خلاصہ﴾

جواب کا خلاصہ یہ ہوا کہ

(ا) "ایسا مخنث کہ جس میں جنسی خواہش نہ ہو اس کا عورتوں کے پاس آنا یا عورتوں کا اس کے سامنے ظاہر ہونا، مباح ہے یعنی نہ گناہ نہ ثواب۔"

﴿سورۂ نور میں "مسلمان عورتوں کے بارے میں ارشاد ہوا" وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ ص ۔ اور اپنا سنگھار ظاہر نہ کریں مگر اپنے شوہروں پر یا اپنے باپ یا شوہروں کے باپ یا اپنے بیٹے یا شوہروں کے بیٹے یا اپنے بھائی یا اپنے بھتیجے یا اپنے بھانجے یا اپنے دین کی عورتیں یا اپنی کنیزیں جو اپنے ہاتھ کی ملک ہوں یا نوکر بشرطیکہ شہوت والے مرد نہ ہوں یا وہ بچے جنہیں عورتوں کی شرم کی چیزوں کی خبر نہیں۔"

﴿ترجمہ کنزالایمان، النور ۳۲، پ ۱۸﴾

(۲) لیکن اس کے برعکس ہیجڑے کا، عورتوں کے سامنے آنا یا عورتوں کا اس کے سامنے آنا، "حرام و ممنوع" ہے۔

(۳) دوسری حدیثِ پاک کے مطابق ہر قسم کے ہیجڑوں کا گھر میں داخلہ ممنوع قرار دیا گیا ہے۔

مدینہ:۔

﴿i﴾ خلاصۂ جواب سے نتیجہ نکلا کہ ہیجڑوں کو گھروں میں آنے اور اپنے گھر کی عورتوں کو ان کے سامنے آنے سے روکا جائے، نیز جس طرح مسلمان بیبیوں کو غیر مردوں سے پردہ کرنا فرض ہے، بالکل اسی طرح ان سے بھی پردہ ضروری ہے۔

﴿ii﴾ اس تمام تفصیل سے وہ مسلمان عبرت حاصل کریں کہ جو شادی

بیاہ کے موقع پر معاذاللہ خود کو"شرعی قیود سے آزاد تصور" کر کے ہیجڑوں کو باقاعدہ گھروں میں بلاتے ہیں اور ان کا ناچ، گانا گھر کی ماؤں، بہنوں کو دکھانے وسنانے میں کسی قسم کی شرم محسوس نہیں کرتے، اللہ تعالیٰ انھیں سمجھ وشعور، آخرت کا خوف اور حقیقی غیرت عطا فرمائے۔ امین

سوال نمبر 7 :۔

کیا ہیجڑوں کے لئے گانے، باجے کا پیشہ اختیار جائز ہے ؟

جواب :۔

ہیجڑے بھی شرعی احکام کے اسی طرح پابند ہیں کہ جیسے ایک مرد وعورت پر ان کی تکمیل فرض وواجب قرار دی گئی ہے۔ چنانچہ جس طرح بقیہ حضرات کے لئے گانے، باجے کی روزی "کسبِ خبیث" میں داخل ہے، بالکل اسی طرح ان کے لئے بھی یہ پیشہ اختیار کرنا، "ناجائز وحرام" ہے۔ بطورِ دلیل درجِ ذیل حدیث پاک ملاحظہ فرمائیے۔

☆ حضرتِ صفوان بن امیہ (رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ "ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر تھے کہ عمرو بن قرہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کی کہ "یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے میری تقدیر میں لکھ دیا تھا کہ میرے پاس سوائے دف بجا کر کمانے کے اور کوئی ذریعہ نہیں، لھذا آپ مجھے گانے کی اجازت مرحمت فرمائیں، میرا گانا فحش نہ ہو گا۔" رسول اللہ ﷺ نے جواباً ارشاد فرمایا، "نہ میں تجھے اجازت دوں گا، نہ تجھے

عزت دے کر تیری آنکھیں ٹھنڈی کروں گا۔ اے خدا کے دشمن! تو جھوٹ بولتا ہے، اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے حلال روزی پسند فرمائی اور تو نے حلال کی جگہ حرام روزی پسند کی، اگر میں تجھے پہلے منع کر چکا ہوتا اور پھر تو مجھ سے اجازت لینے آتا تو میں تجھے سزا دیتا اور تیرا سر مونڈ کر، تیرا مثلہ کر دیتا اور تجھے تیری قوم سے نکال دیتا اور تیرا سامان اہلِ مدینہ کے نوجوانوں کے لئے حلال کر دیتا۔"

یہ سن کر عمرو وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا اور اسے اتنی ذلت ورسوائی ہوئی کہ جسے اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ جب وہ واپس جانے لگا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، "یہی نافرمان لوگ ہیں، جو ان میں سے بغیر توبہ کئے مر جائے گا تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز ایسے ہی مخنث اور ننگا اٹھائے گا کہ جیسے وہ دنیا میں تھا اور وہ لوگوں سے اپنا ستر نہ چھپا سکے گا، جب بھی کھڑا ہوگا، گر پڑے گا۔"

﴿ابن ماجہ۔ باب المخنثین﴾

فائدہ :۔ اس حدیثِ پاک سے ہمارے وہ مسلمان بھائی نصیحت حاصل کریں جو اپنی مختلف تقریبات میں مخنثوں کے ناچ گانے پر ہزاروں روپیہ فضول خرچ کر کے ایک فعل حرام میں تعاون کے باعث گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں۔

سوال نمبر 8 :۔

"خنثیٰ مشکل" کے لئے شرعی اعتبار سے مردوں والے احکام ہیں یا عورتوں والے؟

جواب :۔

امورِ دین میں، ان کے معاملے میں سب سے زیادہ "محتاط" مسئلہ اختیار

کیا جائے گا۔ (چاہے اس کا تعلق عورتوں سے ہو یا مردوں سے) ﴿در مختار﴾

سوال نمبر 9 :۔

اس کی چند مثالیں بیان فرمائیں۔

(i) نماز میں بیٹھنے کی ہیئت اور ستر وغیرہ کے بارے میں ان کے احکام عورتوں والے ہوں گے۔ ﴿فتاوی سراجیہ﴾

(ii) اگر باجماعت نماز میں حاضر ہوں تو انھیں مردوں کے پیچھے کھڑا کیا جائے گا۔ ﴿در مختار﴾

(iii) ان کے لئے نا محرم کے ساتھ خلوت اختیار کرنا "ناجائز و حرام" ہے۔ ﴿ایضا﴾

(iv) ان کے لئے "ریشم" اور "ناجائز زیور" (جیسے سونا، پیتل، تانبہ وغیرہ کی انگوٹھی، چھلے یا چاندی کی ساڑھے چار ماشہ سے زیادہ کی انگوٹھی) پہننا "ناجائز" ہے۔

(v) چونکہ ان میں عورت ہونے کا احتمال بھی موجود ہے، لھذا یہ بغیر محرم کے "شرعی سفر" اختیار نہیں کر سکتے۔ ﴿ایضا﴾

(vi) اگر یہ مرتد ہو جائیں تو انھیں قتل نہ کیا جائے گا۔ ﴿فتاوی سراجیہ﴾

(vii) اگر یہ جہاد میں حصہ لیں تو باقاعدہ ان کے لئے کوئی حصہ مقرر نہیں، ہاں عورتوں کی مثل تھوڑا بہت دیا جائے گا۔ ﴿فتاوی سراجیہ﴾

(viii) اگر یہ حج یا عمرہ کریں تو "عورتوں والا" احرام ہو گا۔ ﴿جوہرہ وغیرہ﴾

(ix) مر جانے کی صورت میں انھیں غسل دیا جائے گا۔ اگر ذی رحم محرم ہو تو پانی کے ساتھ، اور اگر کوئی محرم نہ ہو تو پھر اجنبی شخص ہاتھ پر کپڑا لپیٹ

کرپاک مٹی سے تیمم کرائے گا۔﴿فتاویٰ عالمگیری﴾

(x) ان کا جنازہ پڑھایا جائے گا۔﴿ہدایہ﴾

(xi) انھیں عورتوں کی مثل پانچ کپڑوں میں کفن دیا جائے گا۔

﴿جوہرہ نیرہ﴾

(xii) اگر یہ کسی کو زناء کی تہمت لگائیں تو ان پر "حدِ قذف" جاری ہو

گی۔﴿جوہرہ نیرہ﴾

(xiii) اگر کوئی ان پر زناء کی تہمت لگائے تو اس پر حد قذف نہیں۔

﴿جوہرہ نیرہ﴾

(xiv) اگر یہ چوری کریں اور تمام شرائط پائی جائیں تو ان کا ہاتھ کاٹا

جائے گا۔﴿جوہرہ نیرہ﴾

(xv) امامِ اعظم (رضی اللہ عنہ) کے نزدیک وراثت کے مسئلے میں یہ

عورت کے حکم میں ہوں گے۔﴿ہدایہ﴾

سوال نمبر 10 :۔

ان کے لئے بھیک مانگنا جائز ہے یا نہیں ؟

جواب :۔

اولاً تو انھیں روزی کے لئے کوئی حلال ذریعہ ہی اختیار کرنا چاہیئے، اس سے پہلے سوال کرنا، ان کے لئے بھی ممنوع ہے، لیکن اگر "ماحول وعرف" کے اعتبار سے حلال روزی حاصل کرنا ممکن نہ ہو اور سوال کے بغیر کوئی چارہ نہ رہے تو پھر بقدرِ ضرورت مانگ سکتے ہیں۔

سوال نمبر 11 :۔

سنا ہے کہ ان کی بد دعا سے ڈرنا چاہیئے، کیونکہ ان کی ہر دعا مقبول ہوتی ہے ؟

جواب :۔

راقم الحروف کو اس کے بارے میں کوئی ثبوت نہیں مل سکا۔ ویسے تو ہر ایک کی بد دعا سے ڈرنا ہی چاہیئے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کس کی دعا کو شرفِ قبولیت عطا فرمادے کون جانتا ہے ؟ خصوصاً انھیں تنگ کرنے والے حضرات کو احتیاط کرنی چاہیئے۔ کیونکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رحمت دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا "مظلوم کی بد دعا سے بچو، کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ سے اپنے حق کو طلب کرتا ہے اور اللہ عزوجل کسی حق دار کو اس کے حق سے محروم نہیں فرماتا۔" ﴿مشکوٰۃ المصابیح، باب الظلم﴾

سوال نمبر 12 :۔

انھیں حقیر سمجھنا کیسا ہے ؟

جواب :۔

اللہ تعالیٰ کو تکبر بالکل پسند نہیں، چنانچہ انھیں نگاہِ حقارت سے دیکھنا، اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب بن سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ایسے ہی ایک مخنث پر کرم نوازی کا معاملہ ملاحظہ فرمایئے۔

"عبد الوہاب بن عبد الجید ثقفی (قدس سرہ العزیز) روایت کرتے ہیں

کہ ”میں نے ایک جنازہ دیکھا، جسے تین مرد اور ایک عورت اٹھائے جارہے تھے۔ میں نے یہ دیکھ کر عورت کی جگہ لے لی۔ ہم سب قبرستان پہنچے اور نمازِ جنازہ پڑھ کر اسے دفن کر دیا۔ میں نے اس عورت سے دریافت کیا کہ ”تیرا اس میت سے کیا رشتہ تھا؟“ اس نے جواب دیا کہ ”یہ میرا اپنا تھا۔“ میں نے پھر پوچھا کہ ”کیا تمھارے پڑوسی نہیں ہیں؟“ اس نے کہا کہ ”ہیں تو سہی لیکن انھوں نے اسے حقیر سمجھا۔“ میں نے کہا، ”وہ کیوں؟“ کہنے لگی کہ ”یہ مخنث تھا۔“ آپ فرماتے ہیں کہ ”مجھے اس پر رحم آیا، میں اسے گھر لے گیا اور پیسے، گندم اور کپڑے وغیرہ دیئے۔“

جب رات کو سویا تو خواب میں ایک شخص کو دیکھا کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی مثل چمک رہا ہے اور اس نے سفید کپڑے پہن رکھے ہیں۔ اس نے میرا شکریہ ادا کیا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ ”تو کون ہے؟“ اس نے کہا کہ ”میں وہی مخنث ہوں، جسے تم نے آج دفن کیا تھا، اللہ تعالی نے مجھے بخش دیا ہے، اس لئے کہ لوگ مجھے حقیر جانتے تھے۔“ ﴿رسالہ قشیریہ﴾

اس روایت کے پیشِ نظر ہمیں بھی چاہیئے کہ انھیں نگاہِ حقارت سے نہیں بلکہ نگاہِ عبرت سے دیکھیں اور اللہ تعالی کا شکر ادا کریں کہ اس نے ہمیں بالکل صحیح سالم پیدا فرمایا ہے۔

سوال نمبر 13 :۔

کسی صحیح و درست مرد کو ”مخنث“ کہنا کیسا؟

جواب :۔

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ پاک میں ارشاد فرمایا، "**وَ لَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ**۔
اور ایک دوسرے کے برے نام نہ رکھو۔ ﴿ترجمہ کنز الایمان، الحجرات ۱۱، پ ۲۶﴾

اس آیتِ پاک کی روشنی میں کسی تندرست شخص کو برے نام سے پکارنا "ناجائز و ممنوع" ہے۔ شرعی لحاظ سے ایسا شخص قابلِ تعزیر ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، "جب ایک شخص دوسرے کو یہودی کہہ کر پکارے تو اسے بیس کوڑے مارو اور اگر "مخنث" کہہ کر پکارے تب (بھی) بیس کوڑے مارو۔" ﴿ترمذی، باب ما جاء فیمن یقول الآخر یا مخنث﴾

مدینہ :۔ تعزیر کے بارے میں تفصیلی مسائل جاننے کے لئے "بہارِ شریعت۔ حصہ نہم" کا مطالعہ فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ ان مسائل کو ذہن میں محفوظ رکھتے ہوئے گناہ سے بچنے، عبرت حاصل کرنے اور اس کی قدرتِ عظیمہ کا اعتراف کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین بجاہ النبی الامین ﷺ